تبصرہ کتب

نام کتاب : **ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں**

مصنف : ڈاکٹر محمد سالم قدوائی

ناشر : مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دھلی

صفحات : ۳۵۲ قیمت : ۱۶ روپے

قرآن حکیم مسلمانوں کے لئے اللہ تعالی کا ایک بیش قیمت عطیہ ہے، مسلمان دنیا کے جس خطہ میں بھی آباد ہوئے انھوں نے قرآن پاک کی شمع فروزاں کرکے اقوام عالم کو اس سے مستفیض کیا حتی کہ جب بر صغیر پاک و ہند میں آباد ہوئے تو اس جگہ بھی انھوں نے قرآن پاک کی بھرپور خدمت کی۔ اسے حفظ کیا اس کی تفاسیر لکھیں، اشاریے مرتب کئے، فہارس آیات و مضامین تیار کیں، قدماء کی تفاسیر پر حاشیے لکھے اور اضافے کئے اور ملکی و غیر ملکی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے۔ قرآن حکیم کے تعلق سے یہ سارے کام نہ صرف مقامی زبانوں میں سرانجام دئے گئے بلکہ عالمی زبانوں میں بھی یہ سب کام ہوئے تاکہ ان علمی جواھر پاروں کی افادیت کو غیر محدود اور لافانی بنا یا جا سکے۔

ڈاکٹر محمد سالم قدوائی صاحب نے برصغیر پاک و ہند میں ہونے والے اسی نوعیت کے ایک کام کو موضوع تحقیق بنایا ہے۔ چنانچہ زیر تبصرہ کتاب ہندوستان میں عربی زبان میں لکھی جانے والی تفسیری کتابوں سے بحث کرتی ہے، اور فاضل مصنف نے مجموعی طور پر ۱۰۶ کتب اور مصنفین کی نشان دھی کی ہے جن کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ علوم قرآنیہ سے ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے جو طریق کار اختیار کیا ہے وہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

''جو کتابیں مل سکی ھیں انھیں چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصے کو مصنفین کے سن وفات کے حساب سے مرتب کیا گیا ہے، پہلے حصے میں ان تفسیروں کا ذکر کیا گیا ہے جو مکمل ہوگئیں خواہ وہ مکمل ملتی ہوں یا ان کا کوئی حصہ، دوسرے حصے میں اجزائے قرآن کی تفسیریں ہیں یعنی مختلف سورتوں یا بعض آیتوں کی۔ تیسرے حصے میں قدماء کی تفسیروں کے حواشی اور شرحوں کا ذکر ہے۔ چوتھے حصے میں متعلقات قرآن مجید کا ذکر ہے''۔ (ص ۱۳)

یہ کتاب پیش لفظ، پانچ ابواب، تفسیروں اور مفسرین کی فہرست نیز حوالے کی کتابوں پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں سولہ تفاسیر سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں انیس اجزائے تفسیر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرے باب میں سولہ حواشی و شروح کا ذکر ہے۔ چوتھے باب میں علوم قرآنیہ کی بتیس چھوٹی بڑی کتب سے متعارف کرایا گیا ہے۔ اور پانچویں باب میں ان ترپن اہل علم کے سوانحی خاکے ہیں، جنہوں نے تفسیر اور علوم قرآنیہ سے متعلق کتابیں تحریر فرمائیں، لیکن فاضل مصنف کو ان کتب تک دسترس حاصل نہیں ہوسکی۔ جب کہ کتابیات میں اردو، عربی ،فارسی اور انگریزی کی چون کتب کا ذکر ہے۔

فاضل مصنف نے نہایت ہی اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور حتی المقدور یہ کوشش کی ہے کہ اہل علم کو برصغیر پاک و ہند کے عربی زبان میں لکھے ہوئے تفسیری ادب سے متعارف کرا سکیں۔ جو یقیناً قابل ستائش ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں چند باتیں ایسی ہیں جن کی نشان دہی کرنا ضروری ہے۔

۱۔ سب سے پہلے کتاب کے نام کا مسئلہ آتا ہے۔ مصنف نے لفظ ''ہندوستانی'' کو نام کا جزو بنا کر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ کارنامہ صرف ہندوستانی اہل علم نے انجام دیا۔ حالانکہ اس میں بہت سے ایسے

مفسرین اور تفسیروں کا تذکرہ بھی ہے جو ان علاقوں میں لکھی گئیں جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔ اور پاکستان ایک الگ خودمختار اور آزاد ملک ہے۔ اس لئے مناسب تھا کہ لفظ ''ہندوستانی،، کی بجائے لفظ برصغیر پاک و ھند یا ''مسلمانان ھند و پاکستان،، استعمال کیا جاتا۔ جیسا کہ پاکستانی مصنفین استعمال کرتے ھیں۔

۲۔ ڈاکٹر قدوائی صاحب نے تفسیر کی اقسام بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

''لوگوں نے تفسیریں عام طور پر چار مختلف انداز پر لکھی ھیں۔ پہلا طریقہ تو یہ ہے قرآن مجید کی تفسیر خود قرآن مجید ھی سے کی جائے . .

دوسرا یہ کہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں تفسیر کی جائے . . . تیسرا یہ ہے کہ متکلمین کا انداز ہو۔ اور چوتھا یہ کہ تفسیر کے وقت ادب عربی اور علوم ادبیہ کو پیش نظر رکھا جائے۔(ص ۳۰۱)۔

یہ تحریر فرماتے وقت فاضل مصنف نے صوفیانہ طریقہ تفسیر کو نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ خود مصنف نے اپنی زیر تبصرہ کتاب میں تفسیر ملتقط مصنفہ سید محمد حسن گیسودراز (۷۲۱ — ۸۲۸ھ) کو صوفیانہ طرز کی تفسیر قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو ص ۳۰)۔

(۳) مصنف نے حوالہ جات اسی صفحہ کے زیریں حصہ میں تحریر فرمائے ھیں جس صفحے سے متعلق ھیں۔ تاکہ قاری عبارت کے ساتھ ساتھ حوالہ بھی دیکھتا چلا جائے یہ ایک اچھی بات ہے۔ لیکن انھوں نے حوالہ لکھنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ نہ تو جدید مسلمہ اصولوں کے مطابق ہے۔ اور نہ ھی بعض مقامات پر مکمل ہے۔ مثلاً صفحہ ۳۷ کے حواشی ملاحظہ فرمائیے۔ حوالہ نمبر ۱ کے تحت تفسیر حقانی کے ساتھ صفحہ درج نہیں ہے۔ اور نمبر ۳ کے تحت

نزھۃ الخواطر کا حوالہ اس طرح سے درج کیا ھے: نزھۃ ۳-۱۰۶ اور صفحہ ۱۲۸ پر اسی کتاب کا حوالہ اس طرح دیا ھے نزھۃ ج ۷ ص ۲۳۱ جب کہ صفحہ ۱۸۲ پر اسی کتاب کا حوالہ اس انداز میں تحریر فرمایا ھے نزھۃ ص ۷۰ ص ۵ - اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ھے کہ فاضل مصنف ایک ھی کتاب کے حوالے کس طرح مختلف طریقوں سے درج کرتے ھیں - اور اس پر مستزادیہ کہ کتابیات میں جب نزھۃ الخواطر کا ذکر کیا ھے نو نہ ھی اس کا مطبع اور نہ ھی سن طباعت تحریر فرمایا ھے - حالانکہ یہ کتاب حیدرآباد دکن سے طبع ھوئی ھے- اسی طرح اعلام کے مصنف خیر الدین زرکلی کا نام نہیں لکھا -

۴ - فاضل مصنف نے جن مطبوعہ کتب کا ذکر کیا ھے ان میں سے اکثر کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ وہ کب اور کہاں طبع ھوئیں - بس لفظ مطبوعہ لکھنے پر اکتفا کیا ھے - بہتر ھوتا کہ وہ دیگر کوائف بھی تحریر فرمادیتے -

۵ - ڈاکٹر محمد سالم صاحب نے اپنی زیر تبصرہ کتاب میں ۱۰۶ ایسے افراد اور کتب کا ذکر کیا ھے جن کا موضوع بحث قرآن مجید اور اس کے متعلقات ھیں - یہ ڈاکٹر صاحب کی بڑی ھمت ھے کہ انھوں نے اسقدر کثیر تعداد میں کتب اور مصنفین سے ھمیں متعارف کرایا ھے- تاھم اس میں چند ایک اضافے کرنے کی ضرورت ھے - اگر فاضل مصنف مناسب سمجھیں تو کتاب کی آئندہ طباعت کے وقت اس پر بھی غور فرما سکتے ھیں -

ا - الحاشیۃ علی انوار التنزیل مصنفہ ملا محمد صادق الحلوائی متوفی بعد از ۹۷۸ھ (ملاحظہ فرمائیے تذکرہ علمائے ھند ص ۲۴۴) اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ھے جس کا نمبر ۱۶۷۰ ھے -

ب - پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے نادر عربی مخطوطات کی "فہرست مفصل" کے مرتب قاضی عبدالنبی کوکب مرحوم نے محمد خازن بن عبدالکریم متوفی

بعد از ۱۱۰۰ھ کو برصغیر کا باشندہ قرار دیا ہے۔ اور ان کے "الحاشیۃ علی انوار التنزیل" کا ذکر کیا ہے۔ جو صرف سورہ یسین کے حاشیہ پر مشتمل ہے۔ اس کا بھی ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں (نمبر ۳۶۶۳) موجود ہے۔ (ملاحظہ ہو محولہ بالا کتاب ص ۲۲-۲۳)

ج۔ محمد بن عمر بن مبارک الشہیر بحرق الحضرمی المتوفی ۹۳۰ء کی متعلقات قرآن مجید پر مندرجہ ذیل رسائل پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ الرسالۃ فی البحث و التحقیق عن اسم الحی والعلی العظیم و شرح آیۃ الکرسی (نمبر ۹۳۳ ورق ۵۷ ب تا ۶۰ الف)۔

۲۔ الرسالۃ فی شرح سورۃ الاخلاص نمبر ۹۳۳ ورق ۶۰ ب تا ۶۱ ب۔ بحرق الحضرمی پر جناب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی کام کرتے رہتے ہیں۔ انھوں نے ان کی سوانح حیات المعارف ۱۹۷۱ اور بعض رسائل اورینٹل کالج میگزین میں تحقیق کے ساتھ شائع کئے ہیں۔

د۔ محمد بن حسن الصاغانی اللاهوری المتوفی ۶۵۰ھ کی ایک تصنیف۔ نظم عدد آی القرآن۔ کا ذکر الدکتور سامی مکی العانی نے ہدیۃ العارفین کے حوالے سے کیا ہے (ملاحظہ ہو مجلۃ کلیۃ الامام الاعظم العدد ص ۱۳۷)۔

ہ۔ ملا عبد السلام لاهوری المتوفی ۱۰۳۷ھ نے تفسیر بیضاوی پر برجستہ حواشی لکھے (ملاحظہ ہو نقوش لاهور نمبر ص ۴۸۲-۴۸۳)۔

و۔ مفتی محمد باقر لاهوری کی تفسیر القرآن الکریم کا ایک مکمل نسخہ پروفیسر احمد حسن قلعداری زمینداره کالج گجرات کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔ جسے پروفیسر موصوف تحقیق کے ساتھ طبع کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مفتی محمد باقر اور ان کی تفسیر کے بارے میں ایک مقالہ جناب ڈاکٹر

امین اللہ وثیر نے اورینٹل کالج میگزین کے لئے ۱۹۷۳ میں تحریر فرمایا تھا۔

ز۔ محمد بن شریف بن ملا عصمت اللہ المتوفی ۱۰۷۰ھ نے نو عمری میں بیضاوی پر حاشیہ لکھا تھا۔ جسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ (ملاحظہ ہو نقوش لاہور نمبر ص ۵۱۷)

ک ۔ مولوی جان محمد لاہوری (۱۱۹۳-۱۲۶۸ھ) نے زبدۃ التفاسیر لکھی تھی۔

ل۔ مولوی محمد دین خوقی المتوفی بعد از ۱۲۹۰ھ نے فتح العظیم کے نام سے قرآن حکیم کی تفسیر تحریر فرمائی تھی (نقوش لاہور نمبر ص ۵۳۶)

(٦) کتاب میں زبان و بیان کی خامیاں جا بجا کھٹکتی ہیں اور اسی طرح کتابت کی بھی بہت سی اغلاط تصحیح طلب ہیں۔

ان تمام امور کے باوجود کتاب بہت مفید اور اردو زبان میں ایک اچھا اضافہ ہے ۔ قیمت بھی معقول ہے ۔

(محمد طفیل)

—★—